Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۷ امان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۷ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۶۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

انفلوئنزا کی تکلیف تاحال چل رہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے، عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ گذشتہ دو دنوں سے شدید فلو اور کھانسی ہے۔ ٹانگوں میں بھی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ہمارے افریقن مبلغ مکرم شیخ یوسف عثمان صاحب کامبا آلا یا کو تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ آپ ایک اور احمدی نوجوان کے ساتھ فٹ پاتھ پر جا رہے تھے کہ ایک جیپ فٹ پاتھ پر چڑھ کر پہلے اس نوجوان سے ٹکرائی جس نے وہیں دم توڑ دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اس کے بعد مکرم شیخ صاحب موصوف کو دھکا لگا جو گرتے ہی بیہوش ہو گئے ہسپتال میں کئی گھنٹوں کے بعد انہیں ہوش میں لایا جا سکا۔ موانزا شہر میں جہاں یہ حادثہ پیش آیا سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹر ایک احمدی نوجوان عیدی موانگا صاحب ہیں انہوں نے علاج اور تیمارداری کا حق ادا کیا۔ ان کی حالت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ نیز اس نوجوان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں جو اِس حادثہ میں شہید ہو گیا۔ اس نے دو سال قبل جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور اس کا باپ عیسائی ہے۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حسبِ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہو گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے ثواب حاصل کریں۔

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے!

اِسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے

"خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدِنظر رکھتے ہیں۔ اِسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ الرّحمٰن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینے والا۔ الرّحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمراتِ حسنہ مرتّب کرنے والا ہے۔ مالک یوم الدّین جزا سزا اسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اِس دُنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے۔ رحمٰن ہے۔ رحیم ہے۔ اسے غائب مانتا چلا آرہا ہے اور پھر اسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے ایّاک نعبد و ایّاک نستعین۔ اھدنا الصّراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا، اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صراط الّذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا اور وہ وہی صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام مرتّب ہوتے ہیں۔ پھر غیر المغضوب علیھم نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہُوا۔ اور ولا الضّالّین اور نہ ان کی جو دُور جا پڑے ہیں۔ اھدنا الصّراط المستقیم سے کُل دُنیا اور دین کے کاموں کی راہ مُراد ہے۔ مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اُسے ایک صراطِ مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تمام وکیلوں اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراطِ مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۹، ۴۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اقوال و افعال اور کارنامے فہم و فراست اور علم و معرفت کے آئینہ دار ہیں"

"آپ ایک مرکزی ایٹم کی مانند ہیں جس کے گرد لاتعداد اجسام گھوم گھوم کر آپ کی روشنی کو چاروں طرف پھیلا رہے ہیں"

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افرادِ خاندان کو میں نے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کا ایک دلکش نمونہ پایا"

امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کرنیوالے امریکی وفد کے قائد الحاج مظفر احمد کے جذبات و احساسات اور قلبی تاثرات

الحاج مظفر احمد امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن و مڈویسٹ ریجن (امریکہ) کو امسال بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ میں شرکت کرنے والے امریکی وفد کی قیادت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بہت سے امور کا مشاہدہ و معائنہ کرنے کے علاوہ انہوں نے جماعت کی متعدد اہم شخصیات اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کو جو مختلف حیثیتوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں قریب سے دیکھا، ان سے ملاقاتیں کیں اور از حد متاثر ہوئے۔ امریکہ واپس جا کر انہوں نے اپنے تاثرات قلمبند کئے جو ڈیٹن سے شائع ہونے والے "احمدیہ گزٹ" میں اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ اُن کے تاثرات کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

"اپنی جماعت کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں مَیں پہلے بھی دو بار شرکت کر چکا ہوں۔ امسال تراسیویں جلسہ سالانہ میں میری شرکت پہلے دو جلسوں میں شرکت سے قدرے مختلف تھی۔ ۱۹۷۴ء میں جب مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شرکت کے لئے ربوہ گیا تو مجھے زندگی میں پہلی بار اپنے عظیم روحانی پیشوا اور پیارے آقا ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کی محبت اور غیر معمولی احترام کے زیرِ اثر مجھ پر محویت کا ایسا عالم طاری ہوا کہ اپنے پیارے آقا کے سوا مَیں کسی اور چیز یا شخص کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکا۔ ۱۹۷۵ء میں جب دوسری مرتبہ مَیں ربوہ گیا تو یہی جذبات اور یہی کیفیت اور زیادہ شدت کے ساتھ مجھ پر طاری رہی۔ حضور کے ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے بعض لاثانی اوصافِ حمیدہ پہلے میری نظر میں پورے طور پر نہ آ سکے تھے اور مَیں ان اوصاف کی وسعت اور گہرائی کا پورا اندازہ نہ لگا سکا تھا۔ دوسری مرتبہ ان اوصافِ حمیدہ سے پورے طور پر آگاہ ہونے کے بعد میں حضور کی عظیم شخصیت سے اور بھی زیادہ متاثر ہوا اور اس قابل ہوا کہ حضور کی آسمانی قیادت، دلوں کو مسخر کرنے والے اور ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت پر آپ کے غیر معمولی روحانی اثر کے صحیح ادراک سے بہرہ ور ہو سکوں۔

اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اوصافِ حسنہ کے زیرِ اثر حضور کی محبت میں سرشار ہونے کے ساتھ ساتھ امسال ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ پر مجھے حضور کے گرد بعض دوسری روحانی شخصیتوں بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی دیکھنے اور ان سے ملنے کے مواقع میسر آئے۔ وہ سب اُن اعلیٰ اوصاف کے عملی اظہار میں جو انہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے عظیم روحانی ورثہ کے طور پر ملے ہیں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ مَیں ذیل میں حضور کے ان خوش نصیب نائبین کے بارہ میں جنہوں نے مجھے بہت متاثر کیا اپنے ذاتی تاثرات درج کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ کی انتظامی خصوصیات ہم میں سے ہر ایک کے لئے نظم و ضبط، قربانی و ایثار اور سب سے بڑھ کر عاجزی و فروتنی کے ایک عظیم درس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جملہ انتظامات محض حصولِ رضاءِ الٰہی کی نیت سے سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افرادِ خاندان کو مَیں نے مذکورہ بالا اوصافِ حمیدہ کا جیتا جاگتا نمونہ پایا۔ حضور علیہ السلام کے پڑپوتوں کو ہمارے مہمان خانہ میں ہماری خدمت پر مقرر کیا گیا تھا۔ جب ہم سے ان کا تعارف کرایا گیا تو یہ جان کر کہ حضور علیہ السلام کے پڑپوتے ہماری خدمت پر مقرر ہیں ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ان کے برتاؤ میں خود پسندی، تکبر یا اپنی اہمیت کے احساس کا شائبہ بھی ہمیں نظر نہ آیا جبکہ مغربی سوسائٹی میں جن لوگوں کو کسی نہ کسی لحاظ سے کوئی اہمیت حاصل ہوتی ہے اُن میں یہ باتیں عام پائی جاتی ہیں۔ ان نوجوانوں کا نمونہ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے اُن تمام نوجوانوں کے لئے جو دنیا کے کسی حصہ میں بھی آباد ہوں اور جو خلیفۂ وقت کے اطاعت گزار اور رضائے الٰہی کے جویاں ہوں یقیناً قابلِ تقلید ہے۔

ان نوجوانوں کا جذبہ و جوش اور اخلاص (جن میں سے ہر ایک کو حضور نے اس ڈیوٹی پر مقرر کیا تھا) ربوہ میں ہمارے قیام کو ہر طرح آرام دہ بنانے کا ذمہ دار تھا۔ مَیں اس بات کا اعتراف کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ہماری رہائش اور ہمارے قیام کے بہترین انتظامات کئے گئے تھے جنہیں کسی لحاظ سے بھی کمتر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح کے اقوال و افعال اور کارنامے فہم و فراست اور علم و معرفت کے آئینہ دار ہیں۔ آپ کا کردار ایک مرکزی ایٹم کی مانند ہے جس کے گرد دوسرے لاتعداد اجسام گھوم رہے ہیں اور گھوم گھوم کر چاروں طرف اس کی روشنی کو پھیلا رہے ہیں۔ وہاں ضعیف العمر فاضل ہستیاں بھی تھیں جیسے مولانا ابو العطاء صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب اور عبد المالک خان صاحب۔ ان میں سے مؤخر الذکر فاضل نے نماز فجر کے بعد اپنے بصیرت افروز درسِ قرآن مجید سے فارغ ہو کر ہمیں خصوصی ملاقات کا موقع عنایت فرمایا۔ ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ ملاقاتیں ہمارے لئے بہت ازدیادِ علم کا موجب ہوئیں اور یوں محسوس ہوا کہ گویا ہم معرفت سے معمور ہو گئے ہوں۔ نوجوان علماء کی فاضلانہ تقاریر بھی ہمارے لئے کچھ کم ازدیادِ علم کا موجب نہ ہوئیں۔ خاص طور پر مرزا طاہر احمد صاحب نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ اس دفعہ بھی اور اس سے پہلے دو جلسوں کے مواقع پر بھی انہوں نے ہمارے وفد کو کئی مرتبہ سہ پہر کو نیز راتوں کے اوقات میں وقت دیا اور ہمارے ازدیادِ علم کی خاطر اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع علم کے مالک ہیں۔ امسال انہوں نے "اشاعتِ اسلام کے لئے جماعتِ احمدیہ کی جانفشانی" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اختصار کے رنگ میں احمدی خواتین کی قربانیوں کا حال سُن کر مجھے احساس ہوا کہ میری اور میرے ساتھیوں کی قربانیاں لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ تو ان کے مقابلہ میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میری تمنا ہے کہ اگر مجھے اور میری اولاد کو اسلام کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا موقع ملے تو مَیں اور میری اولاد اسی جذبہ سے سرشار ہو کر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والی ثابت ہو، جس کا اللہ کی ان خدمت گزار بندیوں نے مظاہرہ کیا ہے۔ ان کی قربانیاں ہم امریکہ اور یورپ کے احمدیوں کے لئے ایک مقدس ورثہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس عظیم تبلیغی جدوجہد کا آغاز فرمایا تھا ابتداءً اس کو کامیاب بنانے میں احمدی خواتین نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان کی یہ قربانیاں از حد قابلِ قدر ہیں۔

میر محمود احمد صاحب نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ کئی لحاظ سے میرے لئے سراپا فیض ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ جس محبت و اخوت کا اظہار کیا اسے مَیں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہاں مَیں اپنے پیچھے اپنے ایک بھائی کو چھوڑ آیا ہوں اور تمنا رکھتا ہوں کہ اپنے اُس بھائی کی صحبت سے دوبارہ لطف اندوز ہوں۔

ہماری خواتین بھی (جو ہمارے وفد میں شامل تھیں) عظیم ہستیوں کی ملاقات سے محروم نہیں رہیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ہماری لجنہ کی اُن ممبرات پر جنہیں گزشتہ دو جلسوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا اپنے اوصافِ حمیدہ کا دائمی اثر چھوڑا ہے۔ آپ کے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) کے ساتھ ملاقاتوں اور روابط کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امریکہ میں احمدی خواتین اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں۔ (باقی [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کے آداب

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

تمام تعریف و توصیف اور حمد و ثنا احسن الخالقین اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے انسان کو اعلیٰ ترین قویٰ و استعداد عطا کر کے حسین ترین صورت و بناوٹ پر پیدا کیا ہے کہ وہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (التین)

کہ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں اور حسین سے حسین صورت میں پیدا کیا ہے کوئی غور کرے یا نہ کرے لیکن حقیقت یہی ہے کہ انسان کے حسن و جمال کے مقابلے میں دنیا کی حسین ترین اور جمیل ترین چیز کا حسن و جمال ہیچ ہے۔ پر انسان کی یہ خوبصورتی اور حسن و جمال اور قدر و منزلت صرف اس کی ظاہری صورت و بناوٹ کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ اس کی حقیقی خوبصورتی حسن و جمال اور قدر و منزلت اس کی باطنی خوبصورتی، باطنی قویٰ و کمالات کی وجہ سے ہے۔ مثلاً ایک خوشنما خوشبودار تازہ گلاب کا پھول جو اپنی خوبصورتی و خوشنمائی اور تازگی و مہک کی وجہ سے ایک افسردہ اور غمزدہ انسان کو بھی سرور و تازگی اور فرحت و انبساط بخشتا ہے اور اسے اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے وہ محض اپنی ظاہری بناوٹ و رنگت کی وجہ سے ہی ایک جہان کو اپنی طرف کھینچتا اور اسے اپنا گرویدہ نہیں بنا لیتا بلکہ ظاہری خوبصورتی کے علاوہ دراصل وہ اپنی باطنی خوبی اور کمالات و تاثیرات کی وجہ سے لوگوں کو اپنا گرویدہ و شیدا بنا لیتا ہے۔ اگر محض ظاہری خوبصورتی ہی کشش و جاذبیت کی موجب ہوتی تو قدرت نے گل لالہ اور سورج مکھی کے پھول کو کوئی کم خوبصورتی عطا نہیں کی ہے مگر کسی انسان کا ان کا گرویدہ و شیدا ہونا تو کجا ہر کوئی ان کو سونگھنا بھی عبث خیال کریگا ــ یا مثلاً کسی دیہات میں کوئی لحیم و شحیم خوبصورت پہلوان ہو مگر وہ ناشائستہ اور اخلاق حسنہ سے عاری ہو اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہے جو ہو تو نحیف و ضعیف اور کمزور مگر ہو خوش اخلاق اور خوش گفتار تو اہل دیہات اس لحیم و شحیم اور خوبصورت پہلوان کی بجائے نحیف و کمزور شخص ہی کی صحبت میں بیٹھیں گے اس کی خوش اخلاقی اور خوش گفتاری سے استفادہ کریں گے اپنے تنازعات کے فیصلے اس سے کرائیں گے اور دل و جان سے اس کا ادب و احترام کریں گے۔

پس انسان کی ظاہری خوبصورتی بھی بے شک قدرت کی ایک عطا ہے مگر اس کی کشش اور قدر و منزلت منحصر ہے باطنی خوبصورتی پر خوش اخلاقی اور خوش گفتاری پر ــــ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق کی حقیقت و اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"دو لفظ ہیں۔ ایک خَلق اور دوسرا خُلق۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت۔ اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے بہت تھوڑے ہیں جو اسکو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کی کلید ہے جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو تو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے کسی کو اخلاق کی قوت نہیں دی گئی مگر اسکو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی۔ ترکِ اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔"

(ملفوظات حصہ دوم ص ۲۶۶)

اخلاق کی تعریف

ماہرین اخلاقیات نے اخلاق کی مختلف تعریفیں کی ہیں جن کے ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ ہاں اہل اسلام میں سے حقانی علماء کرام اور اس زمانہ کے حکم و عدل مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تعریف اخلاق کی تحریر فرمائی ہے وہ سب سے اعلیٰ و اکمل اور جامع و مانع تعریف ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اخلاق یہ ہے کہ انسان اپنے طبعی جذبات و خواہشات اور خداداد طاقتوں اور قوتوں کو جیسے کھانا پینا سونا جاگنا، چلنا، پھرنا، بولنا، چپ رہنا، شادی کرنا، مجرد رہنا، ہنسنا، رونا، ادب و حیا، دیانت و مروت، شجاعت و سخاوت، صبر و استقامت عفو و احسان اور صدق و استقلال وغیرہ تمام طبعی حالتوں کو عقل و تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر بالارادہ ظاہر کرے (اسلامی اصول کی فلاسفی) اور جب اسکے ساتھ شریعت کی بھی پابندی کی جائے تو اسے اخلاق حسنہ کہتے ہیں حضرت امام غزالی کا بھی یہی موقف ہے جنہوں نے اخلاقیات پر ایک زندہ جاوید ضخیم کتاب تحریر فرمائی ہے۔" (منہاج الطالبین مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

طبعی قوتوں اور طاقتوں کے لحاظ سے اخلاق حسنہ کے بیسیوں شعبے ہیں جیسا کہ اخلاق کی تعریف سے ظاہر ہے آج ہم ان میں سے صرف ایک شعبہ "باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر" کے اصول و آداب کے بارہ میں اظہار اسلام استفادہ سے روشنی ڈالیں گے۔

اخلاق کا یہ شعبہ دراصل انسانی معاشرہ و تمدن میں باہمی محبت و اخوت، مشفقت و مودت اور ادب و احترام کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے وہ زندگی بسر کرنے اور زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے اور ترقی و عروج کے منازل طے کرنے کے لئے ایک دوسرے کا محتاج ہے اور یہ احتیاج اس قدر شدید اور لابدی ہے کہ زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر انسان ایک دوسرے سے ملنے اور گفتگو و تقریر کرنے پر مجبور ہے۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت ناطقہ عطا فرمائی ہے جو انسان کا طرۂ امتیاز ہے اور اس کے استعمال کے لئے اسے ایک آلہ کے طور پر نرم و نازک اور لچکدار زبان عطا فرمائی ہے۔ جو حیرت انگیز قوت و تاثیر، سحر، کرشموں اور عجائبات کا منبع و مصدر ہے دراصل زبان ایک ایسے منہ زور گھوڑے کی مانند ہے کہ اگر اسے بے لگام چھوڑ دیا جائے تو انسانی ماحول و معاشرہ میں ہولناک جنگ و جدال، قتل و خون اور تباہ کن فسادات کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں اور سارا معاشرہ ایک خطرناک اور ہیبتناک آتش فشاں پہاڑ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اگر اسی زبان کو لگام دی جائے اور عقل و تدبر اور شریعت کے بیان کردہ آداب و اصول کو ملحوظ رکھ کر اسکو استعمال کیا جائے تو وہی آتش فشاں معاشرہ باہمی محبت و اخوت، شفقت و ہمدردی صدق و صفا اور ادب و احترام کے پُر سکون گلزار اور باغ و بہار میں تبدیل ہو جاتا ہے زبان کے صحیح استعمال اور خوش گفتاری کے نتیجہ میں جہاں معاشرہ پر خوشگوار اثرات پڑتے ہیں وہاں اس حسنِ خلق کے نتیجہ میں بڑے بڑے ثواب و انعام مرتب ہوتے ہیں۔

دراصل انسان کو انسان کہتے ہی اسلئے ہیں کہ اس کا سہارا اور نظام ایک دوسرے سے انس و محبت اور ملنساری پر موقوف ہے (مفردات) اور انس و محبت اور ملنساری کا ایک اہم ترین ذریعہ "تکلم و بیان" ہے۔ باہمی تکلم اور بیان کے ذریعہ سے ہی انسان ایک دوسرے کے قریب ہوتے جاتے ہیں اور آخر پائیدار محبت کی سلک میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ بغیر تکلم اور بیان کے مثبت اور پائیدار محبت قائم ہو ہی نہیں سکتی گو حسن و احسان سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے مگر وہ محبت تکلم اور بیان کے بغیر نتیجہ خیز اور پائیدار ثابت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ لوگوں کا ایک طبقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوتا اور تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حسن پتے پتے پر عیاں اور اسکے بے انتہا احسانات ذرے ذرے پر ظاہر و باہر ہیں مگر وہ لوگ خدا کی صفت تکلم اور صفت بیان کے منکر ہیں انکا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا اب نہیں بولتا۔ چنانچہ اس عقیدے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کے قلوب سے خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت مفقود ہو گئی ہے اور صرف رسمی محبت رہ گئی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ بے دریغ خدا تعالیٰ کی محبت و منشاء کے خلاف جرائم و گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں ۔۔۔ یا فرض کریں مرد اور عورت ظاہری حسن اور احسان کو دیکھکر ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ازدواجی رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں مگر بعد میں وہ ایک دوسرے کے لطیف جذبات اور دکھ سکھ کی باتیں سمجھنے اور سمجھانے سے قاصر ہوتے ہیں تو زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ ان کے درمیان کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ان کے چمن محبت پر خزاں آ جائے گی اور دیکھتے دیکھتے وہ باغ اجڑ کر رہ جائے گا۔ پس باہمی انس و محبت کو قائم و دائم رکھنے کیلئے صفت تکلم اور قوت بیان انتہائی اہم اور اولین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۔

کہ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسکو فصاحت و بیان بخشا۔ اسجگہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسان کے معاً بعد تعلیم بیان کا ذکر کرکے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد سب سے پہلے اسے جس وصف کی ضرورت تھی وہ وصفِ بیان تھا۔ نیز حقیقی بیان کہلانے کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جس سے انسانوں کے درمیان باہمی محبت و انس پیدا ہو اور وہ بیان دراصل بیان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جس سے باہمی نفرت اور بُعد کی وسیع خلیج حائل ہو اس لحاظ سے مسئلہ بیان بڑا ہی نازک مسئلہ بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نازک مسئلہ میں بھی انسان کی پوری راہنمائی کے لئے زریں اصول اور آداب کے مجموعہ قرآن کریم کا انتظام فرمایا جس طرف مذکورہ بالا دو آیتوں سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

یعنی وہ رحمٰن ہے جس نے اپنی صفت رحمانیت کے تحت اس کو قرآن سکھایا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کو مفید اور موزوں بنانے کے لئے اسلام نے ہمیں کیا کیا اصول و آداب سکھائے ہیں؟ سو یاد رہے کہ اس مقصد کے لئے اسلام نے ہمیں گہرائی دور اندیشی اور حکمت کے ساتھ زریں اصول اور شیریں آداب وضع کئے ہیں اس کی نظیر دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتی۔ اسلام کے فرمودہ ان شاندار اور اعلیٰ اصول و آداب کو اگر انسان ملحوظ رکھے تو باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر نہ صرف سننے والوں کے لئے بے حد مفید اور مؤثر اور شیریں ہو گی بلکہ وہ شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی بڑے ثواب و انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

ملاقات کے آداب

سب سے پہلے اسلام نے میل ملاقات اور گفتگو و تقریر کرنے کی غرض سے جاتے ہوئے پہلے مرحلے کے طور پر ظاہری چال ڈھال کے آداب سکھائے ہیں کیونکہ انسان کی ظاہری چال چلن اور جسمانی اوضاع کے اثرات اس کی میل ملاقات اور گفتگو و کردار اور اخلاق و روحانیت پر یقینی طور پر پڑتے ہیں۔ سو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (لقمان)

کہ تم زمین پر گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر نہ چلو کیونکہ اس وضع اور رفتار سے انسان کے اندر گستاخی، شوخی، تکبر اور انانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو بوقت ملاقات یقیناً ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے چال ڈھال کو درست کرنے کے سلسلہ میں فرمایا:

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ (لقمان)

کہ تم اپنی وضع رفتار اور چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کرو جس سے تواضع اور انکسار کا وقار ہو۔ کیونکہ اس وضع رفتار سے انسان کے اندر فروتنی، تواضع اور انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو بوقت ملاقات و گفتگو ظاہر ہونا ایک لازمی امر ہے۔ راستے پر چلتے ہوئے مزید آداب کا مومنوں کو لحاظ رکھنا چاہیئے ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (فرقان)

کہ رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر نرمی تواضع اختیار کئے ہوئے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (ان سے الجھنے اور لڑنے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ (فرقان)

اور جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر ان میں شامل ہونے کے) گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ مومن راہ چلتے ہوئے نظر نیچی رکھیں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھیں ہاں سامنے جو نظر آئے خواہ اسے پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں سلام کہتے جائیں۔

یہ تو ہوئے مختصر طور پر وہ آداب جن کو راہ چلتے ہوئے ملحوظ رکھنا ضروری ہے منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد دوسرے مرحلے پر جن آداب کا اسلام حکم دیتا ہے وہ اس آیت کریمہ میں ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ..... وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ

(النور ۲۹-۳۰)

اول یہ کہ گھر میں داخل ہونے سے قبل باقاعدہ اجازت حاصل کی جائے دوئم یہ کہ گھر میں رہائش پذیر لوگوں کو اسلامی طریق پر سلام کہا جائے۔ سوئم یہ کہ اگر گھر والوں کی طرف سے کہا جائے کہ اس وقت واپس لوٹ جاؤ تو بخوشی واپس لوٹ آیا جائے۔ یہی طریق پاکیزگی اختیار کرنے کے لئے سب سے عمدہ طریق ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملنے والوں کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے اور جب تک ملنے والا ہاتھ نہ چھوڑتا آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے اور کبھی کبھی معانقہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ باہر سے وفود آتے تو آپ احتراماً خاص لباس پہنتے تھے۔ سرداروں کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور اپنے دربار میں موجود دوستوں کو بھی کھڑے ہونے کی ہدایت فرماتے تھے چھوٹوں کے سر پر پیار و شفقت کا ہاتھ رکھتے اور انہیں قریب بٹھاتے تھے سو گفتگو و تقریر شروع کرنے سے قبل اسلامی طریق کے مطابق ملاقات کرنے والے ہر دو فریق کو مذکورہ قرآنی ہدایات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہئے تاکہ باہمی ادب و احترام اور محبت و شفقت کی فضا پیدا ہو اور گفتگو و تقریر زیادہ سے زیادہ بامقصد و بامراد ہو۔

سورہ فاتحہ میں آداب گفتگو و تقریر

اب جب ہم گفتگو و تقریر کے اصول و آداب کے جواہر پاروں کی تلاش میں قرآن کریم کے عظیم الشان آسمانی محل میں داخل ہوتے ہیں تو اس کے انتہائی حسین و دلکش اور مزین و جاذب نظر "شاہی گیٹ" پر قدم رکھتے ہی ہمیں اپنی مرادوں اور خواہشوں اور پسند کے مطابق چمکتے ہوئے ہیرے جواہرات نظر آنے لگتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں رب العالمین نے اپنے کمزور بندوں کو ان کی مرادوں کے حصول کے لئے جاہ و جلال سے پُر دربار خداوندی میں حاضر ہو کر اعلیٰ طریق اور حسنِ ادب کے ساتھ گفتگو و تقریر کرنے کا ایسا بے نظیر گر سکھایا ہے جس کے طفیل وہ اپنی اول و آخر تمام مراحل کو پہنچ سکتے ہیں اور کبھی نہ ختم نہ ہونے والے انعامات کے وارث ہو سکتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر سب سے پہلے اسکے سامنے حمد و ثنا اور تعریفی و توصیفی کلمات سے اپنی گفتگو و تقریر کا آغاز کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت جیسی عظیم الشان صفات کا ذکر کرکے اپنے اندر اس کے لئے محبت کے لطیف جذبات پیدا کرتا ہے اور پھر عاجزی و انکساری ظاہر کرکے اپنے تمام امور میں اس سے مدد و اعانت طلب کرتا ہے بعد ازاں اپنی مراد و مقاصد کو بیان کرتا ہے اور پھر اپنی تقریر کو اور زوردار کرنے کے لئے نمونہ کے طور پر انعام یافتہ کاملین کا ذکر کرتا اور حوالہ دیتا ہے اور اپنے آپ کو ان کے نقش قدم پر چلانے اور نقطۂ عروج تک پہنچانے کی درخواست کرتا ہے اور آخر میں انجام بخیر ہونے کی درخواست کرکے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے کہ تادم آخر اس مقام سے تزلزل اور لغزش نہ ہونے پائے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۱۹۷۵ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء

(۲)

بیگم نثار احمد صاحب	سمن آباد لاہور		۱۰/-
چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	"	۲۰/-
حلیمہ توقیر صاحبہ	"	"	۵۰/-
نزہت قسیم صاحبہ	"	"	۱۰/-
رانا محمود احمد صاحب	"	"	۱۰/-
محمود کھوکھر صاحب و راحت نورین صاحبہ	مصری شاہ	"	۱۵/-
شیخ ظفر محمد صاحب	"	"	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری مبارک احمد صاحب	"	"	۵۰/-
شریفاں بی بی صاحبہ	"	"	۱۰/-
عبدالحق صاحب	"	"	۱۵/-
کرنل جی ایم اقبال صاحب	گلبرگ	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ فاروق چوہدری صاحب	"	"	۵۰/-
رضوان احمد صاحب	وحدت کالونی	"	۴۰/-
بیگم صاحبہ عبدالسمیع صاحب	"	"	۱۰۰/-
بیگم صاحبہ محمود احمد صاحب		"	۵۰/-
اہلیہ صاحبہ خواجہ گل محمد صاحب		"	۱۰/-
ڈاکٹر محمد عبدالحسن صاحب		"	۱۰۲/-
میجر عبدالرحمٰن صاحب	گوالمنڈی	"	۱۰۰/-
بچی فائزہ ارم بنت مظفر	راوی روڈ	"	۲۰/-
محمد منیر صاحب	"	"	۱۰/-
والدہ محترمہ بلقیس سعید صاحبہ / اہلیہ اخوند فیاض احمد صاحب	محمد نگر	"	۱۰/-
اخوند فیاض احمد صاحب	"	"	۱۰/-
اے وحید سلیم صاحب	سول لائن	"	۱۰/-
بابو انشاء اللہ خان صاحب	"	"	۴۰/-
ملک عبدالرب صاحب	"	"	۱۰/-
ملک عبدالباسط صاحب	"	"	۱۰/-
پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	"	"	۲۰/-
امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ / محمد اسحٰق صاحب سنوری	"	"	۲۰/-
اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ / ملک عبدالمالک خان صاحب	"	"	۱۰/-

رفعت نسیم صاحبہ	اسلامیہ پارک لاہور		۱۰/-
نزہت نسیم صاحبہ	"	"	۲۰/-
چوہدری ناصر احمد صاحب	"	"	۱۰/-
ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب	"	"	۱۰/-
شیخ رفیق احمد صاحب	دارالذکر	"	۲۰/-
لطف المنان خان صاحب	"	"	۱۰/-
ملک عبدالحمید صاحب عارف	"	"	۱۰/-
مسز وحید سلیم صاحبہ	سلطانپورہ	"	۱۰/-
چوہدری محمد نواز صاحب	نیلہ گنبد	"	۱۰/-
طارق قریشی صاحب	"	"	۱۰/-
نجمہ ظفر صاحبہ	کینال پارک	"	۵۰/-
والدہ صاحبہ شیخ / لطیف احمد صاحب	"	"	۲۵/-
شیخ لطیف احمد صاحب	"	"	۱۰/-
ثمینہ کوثر صاحبہ	دہلی گیٹ	"	۱۵/-
مبارکہ عطاء صاحبہ	نواں کوٹ	"	۵۰/-
صفیہ بیگم صاحبہ / اہلیہ شیخ احمد حسن صاحب	سنت نگر	"	۱۰۰/-
مبارکہ محمود صاحبہ [illegible] (بکرا کی صورت میں)	دہلی گیٹ	"	۱۳۰/-
ملک محمد انور صاحب	لاہور چھاؤنی		۱۰/-
خالد داؤد انور صاحب	"		۱۰/-
چوہدری احسان اللہ صاحب	"		۱۲/-
لیڈی ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ	"		۱۰/-
بیگم چوہدری عبدالرشید صاحب	"		۱۰/-
بیگم این بشیر صاحبہ / معرفت جنرل بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ)	پشاور		۱۰۰/-
بی بی عائشہ صاحبہ	"		۱۰/-
اہلیہ صاحبہ خان کرامت اللہ صاحب	"		۱۵/-
میاں شریف احمد صاحب	"		۱۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری رکن دین صاحب	"		۱۰/-

(باقی)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بنت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم پٹواری آف کوٹلی مغلاں ۹ ؍ مارچ کو بوقت ۵-۴۰ شام بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ ۱ماہ سے اپنے بیٹوں عزیزان مرزا منصور احمد اور مرزا ظفر احمد کے پاس کنری (سندھ) میں مقیم تھیں۔ میت کی ربوہ روانگی کے لئے جماعت احمدیہ کنری نے بہت ہی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ مرحومہ نے چھ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(مرزا منظور احمد قادیانی۔ بر لاس منزل۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

قلبی تاثرات (بقیہ صفحہ ۲)

مجھے یقین ہے کہ امریکہ میں ہماری بہنیں روزمرہ کی زندگی میں ربوہ کی خواتین کے اوصافِ حمیدہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جن پر تبلیغ اسلام کی عالمگیر مساعی کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری ہے عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم کی حیثیت سے آپ کو بہت شہرت اور نیک نامی حاصل ہے۔ آپ کی زیرِ نگرانی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ شعبہ نے اس امر کا پورا پورا خیال رکھا کہ ہمیں ہر طرح کی ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں۔

مرزا مبارک احمد صاحب جنہیں بہت کچھ اختیارات حاصل ہیں ہر ایک سے یہی کہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ میں صرف ایک وجود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور وہ ہے خلیفہ کا وجود۔ ہماری جماعت میں کسی کو نمبر ۲ پوزیشن یا سیکنڈان کمانڈ کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ سب حضور کے تابعِ فرمان ہیں۔ ان کو جو فرائض منصبی بھی سونپے جاتے ہیں انہیں وہ پوری وفاداری کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ خلافت کے ساتھ وابستگی اور کامل اطاعت ہم سب کا جزوِ ایمان ہے۔ لائق و فائق مرزا مبارک احمد صاحب انصار اللہ کے صدر بھی ہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرر کردہ خلیفہ کی اطاعت اور خدمات بجا لانے کا تعلق ہے آپ انصار میں سے ہر ایک کے لئے نمونہ ہیں۔

مرزا مبارک احمد صاحب نے مجلس انصار اللہ امریکہ کو اس کا پہلا علَم عنایت کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علمبرداری کی کما حقہٗ توفیق عطا فرمائے۔

("احمدیہ گزٹ" ڈیٹن (امریکہ) بابت فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۵-۹)

تحریکِ جدید سال ۷۶-۱۹۷۵ء (۴۱/۳۱-۱۰)

کے

بجٹ کو جلد از جلد پورا کیا جائے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ۔

اے ایماندارو! اگر تم خدا تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ ۷ نومبر ۱۹۷۵ء بمقام ربوہ میں فرمایا:-

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہیں، ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں،
جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔
جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔"

پس تمام مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ تحریک جدید سال ۴۱/۳۱-۱۰ اپریل سے پہلے پہلے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم عباسی اچانک ٹھوکر لگنے سے گر گئی ہیں اور ریڑھ کی ہڈی کے مہرے پر شدید چوٹ آئی ہے۔ تاحال ویسے ہی تکلیف ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمودہ اختر اہلیہ نصر اللہ خان ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

۲- جائیداد کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام پریشانیاں دور فرمائے۔ (خواجہ محمد عبداللہ میر۔ راولپنڈی)

۳- خاکسار آجکل کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین (سلطان احمد سرگودھا)

۴- میرے والد چوہدری گیلانی خان صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ رعشہ بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کا اپریشن ہوا تھا جس کے نتیجہ میں دماغی توازن درست نہیں رہا۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(چوہدری نذیر احمد۔ کرشن نگر۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت اور امراءِ جماعت کی فوری توجہ کے لئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقفِ جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کرکے آسکیں گے۔ اس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں وہ آسکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو یکم مارچ ۱۹۷۶ء بروز سوموار چھ بجے شام لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹس) کا پوتا اور مکرم میجر عارف زمان صاحب سابق ناظر امور عامہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام محمد سلیم تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین

(حافظ محمد صدیق راشد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم گکھڑ)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے لڑکے عزیزم احسان الرحمٰن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ دفتر چیف انجنیئر واپڈا ہاؤس لاہور کو ۹؍مارچ ۱۹۷۶ء کو لڑکے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام اشفاق الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (عبدالرحمٰن انور۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

میری بچی عزیزہ انیسہ محمود ایم۔اے کا نکاح عزیزم جاوید اختر قریشی ایم کام پسر محمد محمود صاحب قریشی سے بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ ۷؍مارچ ۱۹۷۶ء کو مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے پڑھا۔

عزیزہ انیسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالوی مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک محمد خورشید صاحب مرحوم سابق سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ کی نواسی ہے۔ اسی طرح عزیزم جاوید اختر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر حسن علی صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔

احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(محمود احمد خان، ۴ امیلارام پارک عبدالکریم روڈ۔ لاہور)

(۲) مورخہ ۱۵؍فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار عزیزم محمد سلیم آف چھچھروالی گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمیم اختر بنت مکرم سراج دین صاحب گلنال پارک گلبرگ لاہور مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(محمد بشیر نالبعوی چھچھروالی گوجرانوالہ)

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان وفات پاگئیں

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان دل کے عارضہ سے نہایت مختصر علالت کے بعد ۱۳؍مارچ بروز ہفتہ صبح ساڑھے سات بجے بعمر ۶۷ سال ربوہ میں وفات پاکر محبوبِ حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت نیک، عابدہ زاہدہ اور دعاگو خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حکیم اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف بیہ ہالی ضلع گورداسپور کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کے خاوند محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش تقسیم برصغیر کے وقت سے ہی قادیان میں بطور درویش مقیم ہیں۔ مرحومہ نے گذشتہ ۲۹ برس کا یہ طویل عرصہ بڑے صبر و شکر کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے شوہر کی جدائی میں گذارا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے خاص فضلوں سے نوازا۔ اس عرصہ میں آٹھ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہ سب پھلے پھولے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے اور دیگر دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازا اور آپ نے اپنے وسیع خاندان کے درمیان ایک مرکزی شخصیت کی حیثیت سے زندگی گذاری۔ تین بیٹوں میں سے ایک مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد بطور مبلغِ اسلام کینیا (مشرقی افریقہ) میں دینی خدمات بجالا رہے ہیں۔ دو بیٹے مکرم عبدالمجید صاحب نیاز اور مکرم عبدالسلام صاحب طاہر حیدرآباد (سندھ) میں مقیم ہیں۔ پانچ بیٹیاں (امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ۔ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ صادق محمد صاحب ایم۔اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بو سیرالیون۔ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب ظافر ایم۔اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول دارو سیرالیون۔ امۃ الباری صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب قریشی ڈائریکٹر محکمہ ٹیلیفون کراچی۔ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ محمد ارشد صاحب ایم۔ایس سی کیمبیا سیرالیون) اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں مرحومہ کی یادگار ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کی وجہ سے نماز جنازہ نہ پڑھا سکے اس لئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۱۴؍مارچ کی صبح ساڑھے دس بجے گول بازار میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور مرحومہ کے شوہر محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کو اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر

جماعتِ احمدیہ پر اسرائیلی حکومت سے ساز باز کا جو بہتان لگایا جا رہا ہے اس کے جواب میں ماہنامہ الفرقان کا ایک خاص نمبر شاندار اور ٹھوس مقالات پر مشتمل مارچ کے تیسرے عشرہ میں شائع ہو رہا ہے۔ طباعت شروع ہے جتنی تعداد میں مطلوب ہے اس سے جلد مطلع فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

اجلاس طلبہ سابق جامعہ احمدیہ

مورخہ ۲۵؍امان ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۵؍مارچ ۱۹۷۶ء بروز جمعرات ۸½ بجے شب جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ (OLD BOYS) کا اہم اجلاس ہوگا جس میں عہدیداران کا انتخاب ہوگا۔ جملہ طلبائے سابق سے اجلاس میں شمولیت کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴